Madaarimedia.Com

دم مدار بیڑا پار

مداریت اور بریلویت

پیرزادہ سید محمد غازی وقار

جعفری وقاری مداری مکنپور شریف کانپور نگر (یو، پی) الہند

Facebook Syed Ghazi Waqar Official
Instagram Syed Ghazi Waqar Official
Youtube SYED GHAZI WAQAR OFFICIAL

Rs.50/-

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی

مداری میڈیا

سلسلۂ عالیہ مداریہ کی تعلیمات و معلومات کا سب سے بڑا مفت ذخیرہ

MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے
www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

Www.MadaariMedia.Com
مداریہ کتب خانہ
واتسپ گروپ

دم مدار　　　　　　　　　　　　بیڑا پار

مداریت اور بریلویت

دانشمند اور امن پسند لوگوں کیلئے ایک حسین تحفہ

مصنف

پیرزادہ سید محمد غازی وقار

جعفری وقاری مداری مکن پور شریف

کانپور نگر (یوپی) انڈیا

Downloaded By Madaarimedia.Com

Downloaded By Madaarimedia.Com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	مداریت اور بریلویت
مصنف	:	سید محمد غازی وقار
ناشر	:	فیاض وقاری
پرنٹنگ	:	المدار آفسیٹ، کانپور
سن اشاعت	:	دسمبر 2023
صفحات	:	50
تعداد	:	1000
قیمت	:	50

کتاب ملنے کا پتہ

مدار بک سیلر، مکن پور شریف

خانقاہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف

Downloaded By Madaarimedia.Com

انتساب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم !

لاکھ توقیر گھٹاتی رہے دنیا لیکن

سرفرازی جسے دیتا ہے خدا دیتا ہے

کہتے ہیں کہ سورج پر دھول جھونکنے سے اس کی چمک اور تابانی کم نہیں ہو جاتی غلط بیانی اور جھوٹی تاریخی روایت سے حقیقت اور سچائی کو مٹایا نہیں جاسکتا ہے۔ الحمد للہ اہل بیت اطہار کی پاکیزہ حیات اور مقدس تاریخ کا آفتاب صبح قیامت تک روشن اور تابناک رہے گا اور خاندانِ مصطفیٰ کے مقابل میں آنے والی ہر شخصیت کو باطل اور غلط ٹھہرایا جاتا رہے گا خواہ وہ کتنا بڑا خودساختہ شخصیت کا مالک کیوں نہ ہو۔

میری چھوٹی سی کاوش اور معمولی سی کوشش ان شر پسند عناصر اور بے حقیقت تنظیموں کو دندان شکن جواب کی صورت میں ہے جولوگ سادات مکن پور شریف کی شان میں گستاخیاں کرتے اور ان کی عظمتوں کونشانہ بناتے رہتے ہیں یہ چند جھوٹے لوگ پوری دنیائے سنیت اور جملہ اہل سنت والجماعت کو

اپنی جیب کا سکہ بنا کر بازار میں چلانا چاہتے ہیں ان چند گمراہ کن خیالات رکھنے والوں نے سادات کرام کے وقار کو پامال کر کے امت مسلمہ میں انتشار پیدا کر دیا ہے اللہ سے دعا ہے کہ ایسے اشخاص کو خالق کائنات ہدایت کا راستہ دکھائے اور سنیت میں اختلاف پیدا کرنے سے محفوظ رکھے۔ آمین!

میں اپنی اس کاوش کو اپنے والدین اور محسنین و مخلصین کی نذر کرتا ہوں جن کی دعاؤں اور بے پناہ کرم فرمائیوں نے مجھ ناچیز کو اس قابل بنایا۔ اور بہت شکر گزار ہوں اپنے والدین کا اور الحاج قاری سید محضر علی سجادہ نشین آستانۂ عالیہ مداریہ کا اور الحاج مولانا ڈاکٹر سید مقتدیٰ حسین جعفری مداری کا جن کی حوصلہ افزائی اور دعاؤں نے کتابت کے سفر کو ہمت عطا کی جس کے سبب خیالات کی دنیا کو ایک کتاب کا چہرہ مل سکا۔

سید محمد غازی وقار

Downloaded By Madaarimedia.Com

میری یہ کتاب جس کا نام ہے

مداریت اور بریلویت

میری اس کتاب کو پڑھنے والے تمام مومن مرد و خواتین اسلام کو میرا سلام السَّلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہٗ ۔اس کتاب کا تعارف اور اس کو لکھنے کی وجہ بتانے سے قبل چاہتا ہوں کہ اپنا کچھ تعارف بھی آپ کے پیش نظر کردوں میرا نام محمد غازی وقار ہے۔

اور اس معبود حقیقی کا احسان ہے کہ اس نے مجھے سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار کے بھائی محمود الدین عرف بدر الدین جو حسنی حسینی سید ہیں ان کی نسل میں ولادت کی سعادت بخشی میں مکن پور کا باشندہ مکن پور کی سرزمین پر درِ مدار کے عطا کردہ ٹکڑوں پر اپنی زندگی بسر کررہا ہوں۔

چلئے اب آپ کو اس کتاب سے روبرو کرواتا ہوں کہ آخر کیوں مجھ کو یہ کتاب لکھنے کی ضرورت آن پڑی۔

معزز و مکرم ! میری اس کتاب کو پڑھنے والے اور محبان مدار العالمین آپ اس بات سے بہت اچھی طرح سے واقف ہوں گے کہ سرزمین بریلی پر جنم لینے والے احمد رضا خاں صاحب کے چاہنے والے اور دنیا بھر میں ان کے ماننے والے لوگ اپنے آپ کو بریلوی سنی کہہ کر پیش کرتے ہیں ۔اور

مجھے ان کے اس تعارف پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہے پھر آخر اس کتاب کو لکھنے کا کیا ہی فائدہ ہوا تو چلئے بتاتا ہوں۔

مسئلہ صرف اتنا ہوتا تو کوئی بات نہ تھی بات تو قابل اعتراض تب ہوئی جب احمد رضا خاں صاحب کے ماننے والے علماء تشدد پر اتر آئے اور کہنے لگے کہ جو اعلیٰ حضرت کا نہیں وہ سنی نہیں جو اعلیٰ حضرت کا نہیں وہ محمد عربی کا نہیں جو اعلیٰ حضرت کا نہیں وہ صحیح العقیدہ نہیں اور حد تو تب نظر آتی ہے کہ جب یہ تشدد پسند علماء سادات کرام پر انگشت نمائی کرتے نظر آتے ہیں۔

معزز و مکرم! ان کے اس تشددانہ اور جاہلانہ گفتگو کے بارے میں مزید حقائق سے روبرو کروں اس سے قبل آپ کو بتانا چاہوں گا کہ میں فاضل بریلی احمد رضا خاں صاحب کا دشمن نہیں؛ بلکہ میں ان کے ماننے والوں کے جاہلانہ اندازِ گفتگو کا مخالف ہوں۔

میرے عزیزو، ناموس رسالت کے وفادارو! شاید آپ کو بھی اس جملہ پر تعجب ہوگا کہ ایک شخص جو احمد رضا خاں صاحب کو ماننے والا تھا اور جب اس سے میری گفتگو ہوئی تو میں نے ذکر کیا سادات کرام کا بات کی حسنین کریمین کے شہزادوں کی ذکر کیا خواجہ و مدار کے خاندان کا کچھو چھ کے عظیم بزرگوں کا تو اس شخص نے ایک جملہ کہا کہ جو اعلیٰ حضرت کو نہیں مانتا میں اسے سید نہیں مانتا۔ اللہ اکبر اب آپ ہی غور کیجئے کہ کہاں تک یہ اندھ بھکتی صحیح ہے اور کہاں تک غلط جبکہ حیرت والی بات یہ بھی ہے کہ یہ اپنے آپ

کو اعلیٰ حضرت کا شیدائی میرید غلام اور اپنے آپ کو ان کا ماننے والا بتاتے ہیں جبکہ ان کے رہبر و مرشد فاضل بریلوی کا فرمان ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو سید کہے اور وہ سید نہ ہو تب بھی اس کا احترام کرو تو اب آپ ہی بتائیے کہ یہ اعلیٰ حضرت کو ماننے والے ہیں یا یزیدیت کے پرستار؟ خیر اب آیئے ان سے آپ کو تھوڑا اور روبرو کرواؤں کہ دور حاضر میں تمام خانقاہوں کے شعراء عظام جب کسی اسٹیج پر نعت و مناقب پڑھنے کے لئے جاتے ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا لکھا ہوا کلام پڑھو ورنہ تم کو اس اسٹیج سے اتار دیا جائے گا۔ اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگاؤ ورنہ تم کو کسی نعت و منقبت کے جلسہ میں نہ بلایا جائے گا۔ ابھی گزشتہ عرس خواجہ غریب نوازؒ میں آپ نے کچھ ایسا ہی منظر دیکھا ہوگا کہ کیسے یہ لوگ احمد رضا خاں صاحب کے لکھے ہوئے کلام پر لڑائی اور تشدد کرتے نظر آئے۔

معزز و مکرم! تمام خانقاہیں اس بات سے واقف ہیں کہ احمد رضا خان صاحب کو سرزمین بریلی پر پیدا ہوئے ابھی 150 سال کا بھی عرصہ نہیں گزرا ہے اور جب سے وہ دنیا میں ایک رہبر بن کر سامنے آئے ہیں تب سے لیکر آج تک ان کے ماننے والوں اور مکن پور شریف کے درمیان تمام اختلاف، لڑائیاں اور مناظروں کے ساتھ۔ ساتھ محبت امن پیار ایکتا کی بات بھی ہوتی نظر آتی رہی ہے۔

انشاء اللہ ہم اس کی بھی وضاحت کریں گے کہ آخر محبت کیوں اور

عداوت کیوں؟ دراصل مسئلہ صرف اتنا ہے کہ اہل مکن پور شریف امام اعظم کے پیروکار ہیں اور مسلک امام اعظم کا نعرہ لگاتے ہیں جبکہ بریلوی حضرات بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے نظر آتے ہیں مگر وہ نعرہ مسلک اعلیٰ حضرت کا لگاتے ہیں۔ بس یہی بات اہل مکن پور کو برداشت نہیں ہوتی ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ آخر تم کیسے احمد رضا خاں صاحب کے ماننے والے ہو جو انہیں کی باتوں کو نہیں مانتے اور اس کی مخالفت میں مکن پور شریف کے مشہور و معروف شاعر خواجہ سید مصباح المراد صاحب اپنے شعر میں کہتے ہیں۔

تم اپنی پچھلی کتابیں اٹھا کے دیکھو تو
لکھا تمہی نے ہے بدعت ہے پانچواں مسلک
ابو حنیفہ کی عظمت ہے میری نظروں میں
میری نظر میں تو لعنت ہے پانچواں مسلک

اور معزز و! یہ بات بھی آپ کو واضح ہونی چاہئے کہ مسلک اس کا ہوتا ہے جو مجتہد ہوتا ہے نہ کہ اس کا جو مقلد ہو اسی بنا پر اہل مکن پور جب یہ حقائق سامنے لاتے ہیں تو بریلویت کے چہرہ پر نفرت کا ماحول نظر آتا ہے مکن پور شریف کے ایک اور مشہور و معروف شاعر ڈاکٹر ایم۔ ایچ جعفری رہبر مکن پوری فرماتے ہیں۔

یوں ہی نہیں یہ ہونٹ ہمارے نیلے ہیں
سچائی کے بول بڑے زہریلے ہیں

عزیزو! بتا تا چلوں کہ کتنی بھی لڑائی اور اختلاف ہو مگر ہم ایک نبی کی امت ہیں ایک نبی کے ماننے والے ہیں اسی وجہ سے مکن پور اور بریلی کے درمیان کافی بار اتحاد و محبت اور ایکتا کی بات بھی کی جاتی رہی ہے لیکن دنیا جانتی ہے مکمل طور پر یہ دونوں جماعتیں متحد نہ ہو سکیں۔

سامعین کرام! چلیئے آج آپ کو اس سفر کی یاد دہانی کراتے ہیں جو سفر مکن پور شریف کے سادات کرام نے 1982 میں ایک مناظرہ کے لئے کیا تھا شاید آپ کو یاد ہو 1982 کا وہ مناظرہ جو مکن پور شریف کے سادات کرام اور بریلی کے مشہور و معروف علماء کرام کے درمیان سرزمین اجمیر پر ہوا تھا جس مناظرہ میں کچھوچھ کے عالم دین و سجادہ نشین سید ہاشمی میاں اور سید مدنی میاں صاحب کو جج کے قائم مقام ٹھہرایا گیا تھا۔ اور مکن پور شریف سے تشریف لے جانے والوں میں ڈاکٹر سید مرغوب عالم، سید ولی شکوہ، سید مختار علی، علامہ ادیب مکن پوری، سید ذوالفقار علی، سید شاہد علی چمن میاں، سید صوفی شفیع الحسن، سید ماہر، سید علی رئیس، سید شعیر احمد، سید منظر علی، سید محضر علی، سید توقیر حسن، اشفاق صاحب گرولی، چاند صاحب بہسار، سید مسعود عالم صاحب، توفیق صاحب، شاعر علی صاحب، سید مقتدیٰ حسین، ڈاکٹر سید مرتضیٰ حسین، سید انوار علی، سید مصباح المراد، سید شاہ عالم وغیرہ مکن پور سے جانے والے لوگوں کی تعداد کل بہتر (72) تھی جن لوگوں کے نام میرے علم میں تھے ان سے آپ کو روبرو کرانے کی کوشش کی ہے یاد رکھنے والی بات یہ

بھی ہے کہ جانے والے لوگوں کی تعداد 72 بتائی جاتی ہے لیکن اس مناظرہ میں ڈاکٹر سید مرغوب عالم مداری وسید مختار علی یہ دو شخصیت ایسی تھیں کہ جنہوں نے مناظرہ میں اہم کردار نبھایا اور اہل مکن پور شریف کو فتح یاب کیا۔ اسی بنا پر سید مختار علی محقق عصر کہلائے جانے لگے اور ڈاکٹر سید مرغوب عالم صاحب فاتح اجمیر کے لقب سے پکارے جانے لگے باقی جانے والے لوگوں کی اپنی اپنی محنتیں تعریف کی محتاج نہیں جو سدا سلسلہ کی شان بن کر قائم رہیں گی۔

میرے عزیزو! یہ وہ مناظرہ تھا جس نے بریلویت کے شر پسند علماء کی جڑیں ہلا کے رکھ دی تہیں لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس مناظرہ سے سبق پا جانے کے بعد بھی یہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے ہیں اور عوام کو گمراہ کرنے کا کام کیا کرتے ہیں؛ لیکن پھر بھی ہم کو ان سے کوئی شکایت نہیں کیونکہ آپ نے بھی اس کہاوت کو ضرور سنا ہوگا کہ

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

عزیزو! خدا کا شکر ہے کہ اس دور فتن کے شروع ہونے سے پہلے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام سادات کرام کو اس دنیائے فانی سے اٹھا لیا ورنہ ان نئے بریلویوں سے کچھ بعید نہیں کہ غوث خواجہ و مدار کو بھی اعلیٰ حضرت کی وجہ سے یہ سید ماننے سے انکار کر دیتے اور کہہ اٹھتے کہ جو اعلیٰ حضرت کا نہیں

وہ سید نہیں بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ تمام خانقاہوں کے سادات کو سید نہ ہونے کا فتویٰ تو دے ہی چکے ہیں جبکہ یہ بھول چکے ہیں کہ ممکن ہے کہ شاید انہیں خانقاہوں میں سے کسی خانقاہ کا ایک باشندہ امام مہندی کے نام سے جانا جائے؛ لیکن واللہ مجھے اس پر بھی حیرت نہ ہوگی کہ یہ امام مہندی سے بھی کہہ اٹھیں گے جو اعلیٰ حضرت کا نہیں میں اسے سید نہیں مانتا۔ جس طرح گزشتہ عرس اعلیٰ حضرت میں ایک مقرر کو کہتے سنا گیا کہ جو مسلک اعلیٰ حضرت کو تسلیم نہ کرلے اسے پکا مسلمان نہیں مانتے چاہے وہ کسی خانقاہ سے تعلق رکھتا ہو۔

حضرات گرامی! دینا میں جنم لینے والے تمام فرقوں کے لوگ یہ جانتے ہیں کہ کوئی بھی خانقاہ ہو چاہے وہ مدارالعالمین کی خانقاہ ہو، خواجہ غریب نواز کی خانقاہ ہو یا غوث اعظم کی خانقاہ ہو چاہے وہ چشتی ہو قادری ہو سہروردی ہو نقشبندی ہو وارثی ہو مداری ہو رفاعی ہو نوری ہو برکاتی ہو حتی کہ دنیا کی کوئی بھی مشہور و معروف خانقاہ ہو وہ سنیت سے جانی و پہچانی جاتی ہے یہ تمام خانقاہیں جس میں کوئی خانقاہ 800 سال پہلے کوئی 600 سال پہلے کوئی 1000 سال پہلے سنیت کی پہچان بن کر دنیا کے سامنے رونما ہوئی ہے۔ اور ان سبھی خانقاہوں پر عمل پیر الوگ اپنے آپ کو سنی لکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اور اس بات سے دینا بھی بخوب واقف ہے۔ سامعین کرام! انہیں خانقاہوں میں سے کئی خانقاہوں کا فیض احمد رضا خاں صاحب کو بھی پہنچا ہے۔

انہیں خانقاہوں کی وجہ سے احمد رضا خاں صاحب تک سنیت پہنچی ہے اگر یہ خانقاہیں نہ ہوتیں تو شاید اس دنیا میں سنیت سے بہت کم لوگ ہی واقف ہوتے انہیں خانقاہوں سے دنیا کو دین اور سنیت پہنچانے کا کام کیا گیا ہے۔

لیکن تعجب ہوتا ہے جب آج سے 100 سال پہلے ظاہر ہونے والی جماعت اپنے آپ کو سنیت کا ٹھیکیدار کہتی ہے خود کو سنی اور دوسروں کو کافر کہتی ہے خود کو مومن دوسروں کو کافر فاجر کہتی ہے۔

میرے عزیزو! یہ وہ جماعت ہے جو احمد رضا صاحب کو تو مانتی ہے مگر احمد رضا صاحب کی نہیں مانتی ہے وہ اس لئے کہ یہی وہ جماعت ہے جو مدارالعالمین کے ماننے والوں کو ڈگڈگی والا کہہ کر مخاطب کرتی ہے یہی وہ جماعت ہے جو مدار پاک کے سلسلہ کو سوخت بتایا کرتی ہے یہی وہ جماعت ہے جو سادات مکن پور شریف کو سید ماننے سے انکار کیا کرتی ہے بلکہ ان کی نظروں میں اجمیر میں بسنے والے سید بھی سید نہیں ان کی نظروں میں تمام خانقاہوں کے سادات کرام سید نہیں ہیں یہ ہر سلسلہ پر انگشت نمائی کیا کرتے ہیں اور ان کی نظروں میں صرف یہی مسلمان ہیں اور باقی دنیا کے تمام مسلمان مشرک کافر اور بدعقیدہ ہیں لیکن جب یہ جماعت مداریوں کو ڈگڈگی والا کہہ کر جہالت کا اظہار کرتی ہے تو مجھ کو لگتا ہے کہ شاید یہ جماعت اس بات سے واقف نہیں کہ یہ وہی مداری ہیں جن کے رہبر ورہنما پیشوا آقا

و دا تا مدار العالمین کا سلسلہ احمد رضا خاں صاحب تک پہنچا ہے۔ اور احمد رضا خاں صاحب بھی مداری ہیں اس میں حیرت کی بات نہیں ہے بلکہ علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے احمد رضا خاں صاحب کے پیرومرشد حضرت شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں اپنی کتاب سراج العوارف فی الوصایا صفحہ 8 پر لکھتے ہیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمدو آلہ اجمعین اما بعد!

''می گویند فقیر حقیر آل رسول احمدی کے چوں نور دیدہ وسرور سینہ قرۃ عینی وقلبی سید ابوالحسین احمد نوری مقلب میاں صاحب طور عمرہ وزید قادرہ اجازت سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ وسہروردیہ ومداریہ قدیمیہ جدیدہ الاجازت المتین لعلماء بکۃ والمدینہ صفحہ 11 تصنیف وتالیف شیخ الاسلام مجدد اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت الشیخ محمد احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہ، شائع کردہ ادارہ اشاعت تصنیفات رضا محلّہ سوداگرام رضانگر بریلی شریف۔''

''طریقت کے ان تمام دل پسند سلسلوں کی اجازت دیتا ہوں جن کی مجھے اجازت حاصل ہے جن میں کسی کو اپنا قائم مقام و جانشین کرنے کا صاحب خلافت کے ارشاد کے

مطابق میں ماذون ہوں وہ سلسلہ طریقت یہ ہیں طریقت عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدیہ قادریہ ابائیہ قدیمہ قادریہ اہلیہ قادریہ رزاقیہ منوریہ چشتیہ نظامیہ عتیقیہ چشتیہ محبوبیہ جدیدہ سہروردیہ واحدیہ سہروردیہ فضلیہ نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ نقشبندیہ علائیہ علویہ اور بارہواں سلسلہ سلسلہ بدیعیہ"۔

اپنے ماتھے کی آنکھوں سے اس کتاب کو پڑھنے والے لوگوں اب میں پوچھنا چاہتا ہوں ان نئے بریلویوں سے کہ مجھ کو بتائیں کہ احمد رضا خاں صاحب مداری ہیں یا نہیں؟ ابوالحسین احمد نوری میاں مداری ہیں یا نہیں اور میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ مداری ہیں تو کیا یہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب ڈگڈگی بجانے والے ہیں احمد رضا خاں صاحب ڈگڈگی بجانے والے ہیں اور اگر یہ سلسلہ سوخت تھا تو احمد رضا خاں صاحب کے پیر ومرشد ابوالحسین نوری میاں نے ان کو اس کی اجازت کیسے دیدی۔ اس تحریر کے مطابق جہاں رضوی حضرات کو گیارہ نسبتیں پہنچی ہیں وہاں بارہویں نسبت بھی حاصل ہے اور اس نسبت کے مطابق سارے رضوی حضرات مداری ہوئے۔ اور جو شخص اپنے اسلاف کی تحریر کو نا مانے وہ گمراہ ہے اور اس گمراہی سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو مداری کہلانا لازم ہے چلئے اب نا چاہتے ہوئے بھی اس بات کا تھوڑا ذکر کر ہی دیتے ہیں کہ آخر یہ عقل کے اندھے تشدد پسند علماء سلسلہ مداریہ پہ الزامات کیوں لگایا کرتے ہیں۔ دراصل عبدالواحد بلگرامی

صاحب کی کتاب سبع سنابل میں لکھا ہوا ملتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ سلسلہ مداریہ سوخت ہے تو بیشک ان کی کتاب میں یہ لکھا ملتا ہے لیکن غور کرنے کی یہ بات ہے کہ عبدالواحد بلگرامی صاحب نے یہ نہیں لکھا کہ میں کہتا ہوں کہ سلسلہ مداریہ سوخت ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں تو لوگ تو کچھ بھی کہتے ہیں لوگو! نے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو ہم سب کی تمام امت کی ماں ہیں ان پر بھی الزام لگا دیا تھا اور وہ غمزدہ ہوئیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی پاکیزگی پر آیتیں نازل فرمادیں۔تو کہنا یہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کے کہنے کو دلیل نہیں بنایا جاتا ہے لوگو کے کہنے پر غلط فہمیوں کا شکار نہیں ہوا جاتا ہے لیکن ایک بات اور عرض کردوں کہ اگر آپ لوگو کے کہنے کو دلیل بنانا چاہتے ہیں تو بیشک بنائیے کیونکہ مجھے بھی یقین ہے کہ سلسلہ مداریہ سلسلہ مہندیہ مداریہ بھی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جب امام مہندی کو بھیجے گا تو وہ قرآن کی آیتوں کے مانند اپنے الفاظوں سے تمہارے جھوٹ مکر وفریب کو خارج کردیں گے اور اسی کے ساتھ ایک بات یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ کو اس کتاب پر اتنا اعتماد اور بھروسہ ہے تو آپ اس کتاب کی ہر ایک تحریر قبول کرلیجئے۔اسی کتاب میں صفحہ 55 پر لکھا ہے کہ ہر سنی مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے نیک ہو یا فاسق اسی کتاب میں صفحہ 46 پر لکھا ہے حضرت خضر علیہ السلام سماع سننے والوں کی جوتیوں کی نگرانی کرتے ہیں اسی کتاب میں صفحہ 364 پر لکھا ہے کہ نماز سے بہتر سماع ہے اسی کتاب میں صفحہ

360 پر لکھا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے رقص کیا جب بیوی نے منع کیا تو طلاق دیدی اسی کتاب میں صفحہ 488 پر لکھا ہے نبی اور علی نے سماع سنا ہے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین جہنمی ہیں۔ اور اگر آپ اب بھی اس کتاب کی ان عبارتوں کو تسلیم کرتے ہیں تو آپ کا ایمان آپ کو مبارک اور اگر آپ ان عبارتوں کو جھوٹا مانتے ہیں تو لہذا یہ دوغلہ پن چھوڑ دیئے اور سلسلہ مداریہ کے خلاف لکھی گئی عبارت کی بھی مخالفت کیجئے اور امن محبت پیار خلوص کی باتوں کو عام کیجئے۔ اور میرے اس کلام کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی صلاح دیجئے۔

بول اٹھے شاہ دانا غوری سوخت نہیں یہ جاری ہے
قطب جہاں کی نسبت پیاری سوخت نہیں یہ جاری ہے
پیٹھ کے پیچھے سوخت ہو کہتے سامنے جاری کہتے ہو
آئیں گے مہندی آل نبی میں کیوں انجان سے رہتے ہو
نہیں چلے گی یہ مکاری سوخت نہیں یہ جاری ہے
بات چلی اجمیر کی جس دم اہل مکن پور یاد آئے
ایسے جوابت پیش کئے تھے دشمن سارے تھرائے
مفتی ملا بولے قاری سوخت نہیں یہ جاری ہے
ایک گھڑی ایسی آئے گی نہیں چلے گی شیطاں کی
کوئی برادر کوئی کف ہو کوئی ذات ہو انساں کی

کہے گی ایک دن امت ساری سوخت نہیں یہ جاری ہے
معجزہ عیسیٰ بھی لوگوں دیکھ کے یہ حیران ہوا
جمجما کلمہ پڑھ کر مومن اور بھلا انسان ہوا
آپ نے جب ہے ٹھوکر ماری سوخت نہیں یہ جاری ہے
بن آواز کے رب کی لاٹھی جس دم برسے گی ان پر
حشر کے دن سورج کی گرمی جس دم برسے گی ان پر
اس دم ان پر ہوگا تاری سوخت نہیں یہ جاری ہے
ان کے بزرگوں کی جو کتابیں جب ہم ان کو پڑھائیں گے
مجھ کو یقیں ہے دیکھنا غازی اپنے منھ کی کھائیں گے
کہنے لگیں گے باری باری سوخت نہیں یہ جاری ہے

اور اب اگر آپ نے میرے اس کلام کو پڑھ لیا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھانے کا اور سنانے کا من بنالیا ہے تو بیشک آپ مسکرارہے ہوں گے خوش ہوں گے یا غصہ ہوں گے مگر مجھے امید ہے کہ آپ ضرور خوش ہوں گے اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے اس کلام کو بھی پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں اور اپنے قلب مضطر کو سکون اور خوشنودی بخشیں۔

ہم سب ہیں مداری ہم سب ہیں مداری
قطب جہاں کی نسبت لیکر ہم ہیں سب پر بھاری

جتنے بھی لگانے ہیں فتوے لگالو
اولاد علی کو سب مل کے ستالو
آئیں گے جو مہندی ہر ایک کو بتادو
سوخت ہی ہوں گے باطل فرقے ایک ہی ہوگا جاری

ہم سب ہیں مداری ہم سب ہیں مداری

کوئی بھی ولی ہو ہر ایک کا ہے نعرہ
آئی جو مصیبت ہے سب نے پکارا
ہم تیرے ہیں منگتے تو میرا سہارا
مانگنے تجھ سے ہم بھی ہیں آئے بن کر تیرے بھکاری

ہم سب ہیں مداری ہم سب ہیں مداری

دیکھو تو نصیبہ کا لوگو نصیبہ
کس طرح سے چمکا ہر ایک نے ہے دیکھا
جو کچھ بھی ہے مانگا آقا سے وہ پایا
در پہ تمہارے جو بھی ہے آیا قسمت اس نے سنواری

ہم سب ہیں مداری ہم سب ہیں مداری

مارہرہ ہو دیوہ کلیر کی ہوں گلیاں
خواجہ کی ہو نگری یا بغدادی ہوں چھڑیاں
کہتے ہیں پرندے کہتی ہیں یہ چڑیاں

جونہیں کہتے کہنے لگیں گے وہ بھی باری باری

ہم سب ہیں مداری ہم سب ہیں مداری

صدقہ میں تمہارے قسمت بھی کھلے گی

وعدہ ہے تمہارا جنت بھی ملے گی

ہرنسل مداری جنت میں بسے گی

دیکھنا غازیؔ ایک نہ ایک دن کہے گی امت ساری

ہم سب ہیں مداری ہم سب ہیں مداری

میرے عزیزو، اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے اور غور وفکر کیجئے کہ سلسلہ مداریہ وہ سلسلہ ہے جس کے دامن میں غوث اعظم کے بھانجے بھی تھے، بھتیجے بھی تھے، جان من جنتی بھی تھے، محمد احمد بھی تھے، شمس الدین بھی تھے، رکن الدین بھی تھے، مطہر کلاشیر بھی تھے، اشرف سمنانی بھی تھے، قطب غوری بھی تھے، شیخ لاہوری بھی تھے، شاہ دانا بھی تھے، شاہ مینا بھی تھے، وارث پاک بھی تھے، اجمل بہرائچی بھی تھے، شاہ برکت اللہ بھی تھے، شاہ فضل اللہ بھی تھے، ابوالحسین نوری بھی تھے، نظام الدین بھی تھے، معین الدین بھی تھے، قطب الدین بھی تھے، قیام الدین بھی تھے، حسام الدین بھی تھے، شہاب الدین بھی تھے اوران سب کی موجودگی کے بعد بھی اگر تم انگشت نمائی سے باز نہ آؤ گے تو یادرکھو! يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ کے مثل قطب المدار کا سلسلہ ایسے رحمت وبرکت والے درخت کے مثل ہے جو گلستان مصطفےٰ میں موجود ہے اور

اس درخت کی پتیاں، ٹہنیاں، شاخیں اور پھول یے تمام اولیائے کرام ہیں جو دامن قطب المدار میں اپنے اپنے سلسلوں کو لئے ہوئے موجود ہیں تو اب اگر کوئی اس رحمت وبرکت والے درخت کی جڑ کو کاٹنا چاہے یا سوخت کہہ کر جلانا چاہے تو یہ اولیاء کرام بھی محفوظ نہیں رہ سکتے جڑ کے ساتھ ساتھ ٹہنیاں، پتیاں، شاخیں اور پھولوں کو بھی جلنا ہوگا اور جب یہ سب جل جائیں گے تو کوئی سلسلہ نہ رہے گا تو نہ اب مداری رہیں گے نہ قادری رہیں گے نہ چشتی رہیں گے نہ سہروردی رہیں گے نہ نقشبندی رہیں گے نہ رفاعی رہیں گے کوئی سلسلہ نہیں بچے گا۔ بلاشبہ اگراب تم کو اپنے سلسلوں کو بچانا ہو تو یہ می گو یند چھوڑ دو اور رحمت وبرکت بھرے دامن قطب المدار کے سایہ میں آجاؤ تا کہ حشر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانے کے لائق بن جاؤ، ورنہ سیدوں سے پنگا لینا تمہیں جہنم میں ضرور لے جائے گا اور تمہیں ہدایت کا کوئی راستہ نصیب نہ ہوگا۔

معززومکرم! میری اس کتاب کو پڑھنے والو کتاب کو چاہنے والو! امید کرتا ہوں کہ آپ فتنہ گروں کے فتنوں اور انسانیت کے دشمنوں کے دوغلے اور جھوٹے چہرے سے واقف ہو گئے ہوں گے تو آیئے اب سنیت اور سنیت کے عقائد پر لگنے والے فتوؤں کے ذکر کرنے سے قبل اولیائے کرام کے کچھ وہ اقوال آپ کے پیش نظر کر رہا ہوں جو اقوال سرکار سرکاراں تاجدار اولیاء حضرت سید قطب المدار کی شان میں تمام مجددین بزرگان دین و اولیائے کرام نے تحریر فرمائے ہیں:

Downloaded By Madaarimedia.Com

(۱) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات قطب المدار کے بابت ارشاد فرمایا مدار وہ ہے اسی سے قرار ہے عالم کا مدار کل عالم کا ہے اور کل عالم مدار کا۔

(۲) امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مدار وہ ہے کہ اس کو فخر ہے اللہ کا اور نہیں سوا اس کے مگر اللہ۔

(۳) امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مدار وہ ہے جو علم عالم کا محافظ ہے جو مدار کے قبضہ میں ہے مدار جمیل ہے مثل جمال کے۔

(۴) امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مدار کل ہے ہر شئی کا۔

(۵) امیر المؤمنین مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مدار مظہر ہے عجائبات کا اور درجہ الوہیت میں جو پروردگار تک لے جاتا ہے۔

(٦) مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قطب المدار وہ ہوتا ہے جس کے سر پر مصطفیٰ کریم کا قدم ہوتا ہے۔

(۷) حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب کے صفحہ 345 پر فرماتے ہیں قطب المدار وہ ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں کائنات عالم کی باگ ڈور ہوتی ہے۔

(۸) احمد رضا خاں صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے سلسلہ بدیعیہ مداریہ کو تمام سلسلوں میں حضور کے سب سے قریب پایا۔ (الاجازت المتین)

(۹) جو کہ اللہ محمد مدار کی محبت میں فنا ہوگا اس کو رب العزت بلا حساب وکتاب جنت الفردوس میں داخل کرے گا۔ (فرمان مدار العالمین)

(۱۰) حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خضر پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور الیاس علیہ السلام کو قطب المدار کا معین بنایا جو اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا ولی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عالم کا مدار بنایا اور عالم کی بقا اس کے وجود وافاضہ کی برکت کے سبب قائم کی۔

(الحدیقة الندیه فی شرح الطریق نقشبندی)

برادران ملت اسلامیہ! تو آیئے اب بات کرتے ہیں سنت کے عقائد اوران پر لگنے والے فتوؤں کی سنیت کے وہ چند عقائد آپ کے سامنے پیش کررہاہوں جن پر اکثر انگشت نمائی اور فتوے بازی کی بوچھار ہوا کرتی ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) مزار پر جانا

(۲) صاحب مزار کو سلام کرنا یا حرف ندا سے پکارنا۔

(۳) مزار کو چومنا یا سجدہ کرنا۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اولیاء سے مانگنا۔

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر ماننا۔

(۶) انبیاء اور اولیاء کو زندہ جاوید ماننا۔

مزار پر جانا

مزار پر جانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور سنت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ہے مگر خداوند تعالیٰ ہی بہتر جانے کہ آخر کیوں ان عقل کے اندھوں کو ایسی روایت نظر نہیں آتی ہے جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور تمام سنی ان کی سنتوں پر عمل کرتے نظر آتے ہیں۔

میرے عزیزو! امام بیہقی روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کے مزارات پر تشریف لے جایا کرتے تھے اور سلام کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی یہی معمول ہوا کرتا تھا (مسلم ربخاری)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبر کی زیارت سے روکا تھا اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے تو تم بھی ان کی زیارت کرو یہ چیز آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

(ترمذی ۵، ص ۱۰۵۴)

صاحب مزار کو سلام کرنا یا حرف ندا سے رجوع کرنا

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی چند قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف رخ کر کے آپ نے فرمایا سلامتی ہو تم پر اے قبر والو اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ (ترمذی ج:۵،ص:۱۰۵۳)

حرف ندا سے کرتے ہیں زندوں کو بس سلام
کچھ بے شعور دنیا میں دیتے ہیں یہ پیام
لیکن میرے نبی کا طریقہ تھا دوستو
یا کہہ کے اہل قبر کو کرتے تھے وہ سلام

(سید غازی وقار)

مزار کو چومنا یا سجدہ کرنا

اے اللہ کی توحید بیان کرنے والو! قسم کھاتا ہوں اس معبود حقیقی کی کہ جس نے ساری کائنات کو پیدا فرمایا کہ کسی بھی مزار کو یا خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا کفر ہے اور خدا کے سوا کوئی کسی کو سجدہ کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ"۔ عمل کا دارومدار نیت پر ہے مزارات کو چومنا ادب کا تقاضہ ہے اور محبت کا

اظہار نہ کہ شرک اور سجدۂ قبور ہر وہ شخص جو اپنے والدین سے محبت کرتا ہے تو اس کے لئے اپنے والدین کی مزارات کو چومنے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح سادات کرام کی مزارات کو چومنا باعث نجات ہے کیونکہ سادات سے محبت دوزخ سے بچاؤ اور جنت کی بشارت ہے۔

آیئے اب میرا یہ شعر سن کر اپنی غلط فہمی کو مٹایئے اور انسانیت کی فکر کو بڑھاوا دیجئے۔

جھکنا منع ہے صرف خدا کے لئے جھکیں
کہتے ہیں یہ وہابی سب کو بتایئے
گر جائے جب زمین پہ سامان تو غازی
جادو سے ہاتھ لمبے کر کے اٹھایئے

معزز و مکرم! کہنا صرف یہ چاہتا ہوں کہ اگر آپ کا کوئی سامان زمین پر گر جائے تو اس کو اٹھانے کیلیئے آپ کو ضرور جھکنا پڑے گا یا اگر آپ کو اپنے ماں باپ کے پیروں کو چومنا ہے تو آپ کو اپنے لب پیروں تلک لے جانے پڑیں گے اسی طرح جب سنی مزارات کو بوسہ دیا کرتے ہیں تو کچھ نہ اہل انسان اس کو سجدہ بتا دیا کرتے ہیں لیکن اب ہو سکتا ہے کہ آپ کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہو کہ آخر کسی کے پاؤں اور مزارات کو چومنا ہی کہاں درست اور جائز ہے تو آیئے آپ کی اس غلط فہمی کو بھی دور کر ہی دیتا ہوں۔

معزز و مکرم! غور کیجئے اس حدیث سرور کونین کے ترجمہ پر بیشک ایک

شخص حاضر ہوا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تو عرض کیا اس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک میں نے قسم کھائی ہے کہ میں بوسہ دونگا جنت کی چوکھٹ کو تو حکم فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چوم لو پاؤں ماں کے اور پیشانی باپ کی اور روایت کیا جاتا ہے کہ بیشک انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر نہ ہوں میرے والدین ؟ تو فرمایا پیارے نبی نے تو چوم لو والدین کی قبر کو۔ انہوں نے عرض کیا نہیں پہچانتا ہوں والدین کی قبر کو فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھینچ لو دو لکیروں کو اور نیت کرلو ان دونوں میں کی ایک ماں کی قبر ہے اور دوسری باپ کی قبر ہے پھر چوم لو دونوں لکیروں کو تو حانث (گنہگار) نہیں ہوگا تو قسم کے بارے میں یعنی قسم پوری ہو جائے گی۔

(رواه فی کفایة الشعبی و مغفرت المغفور) (مداری شریف جلد اول، ص: ۱۰۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے مجھ کو دنیوی زندگی میں دیکھا۔

(مشکاۃ شریف، ص: ۲۴۱)

Downloaded By Madaarimedia.Com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے مانگنا

دین اسلام کو ماننے والو! اصحاب رسالت کے پیروکاروں سنیت پر عمل پیرا لوگ آپ کی نظروں نے بخوب دیکھا ہوگا کہ آج دنیائے عالم میں وہابیت کا فتنہ بڑھتا ہی جارہا ہے جس کے چلتے تمام کم پڑھے لکھے لوگ جو بزرگوں کے سائے سے ہٹ گئے آج وہابیت کے شکنجہ میں پھنستے ہی جارہے ہیں جس کی وجہ سے اکثر گھروں میں تشدد کا ماحول دیکھنے کو نظر آتا ہے تو چلئے اب آپ کو بتاتا ہوں کہ اولیاء اللہ سے مانگنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا کیسا ہے؟ امت مسلمہ کے عزیز ساتھیو! میں اپنے والد گرامی پیر طریقت مولانا سید وقار احمد کے پاس بیٹھا تھا اور میں نے ان سے اس مسئلہ پر گفتگو چھیڑی تو کافی بات ہوئی اور قلب مضطر مطمئن ہوتا گیا در اصل میں نے ان کو دنیا میں چل رہے فتنوں کے بارے میں بتایا اور ان کو ایک حدیث پاک سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں ایک اللہ کی کتاب قرآن اور میرے اہل بیت جب تک تم ان کا دامن تھامے رہو گے تب تک گمراہ نہ ہوگے۔ ترمذی شریف کی یہ حدیث صاف صاف کہہ رہی ہے کہ گمراہی سے بچنے کے لئے قرآن اور اہل بیت کا سہارا لینا پڑے گا پھر میں نے ایک اور حدیث سنائی کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد

فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے بہت قریب آجائے گا یہاں تک کہ نصف کان تک پسینہ پہنچ جائے گا لوگ اس حالت میں پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگیں گے پھر موسیٰ علیہ السلام سے پھر آخر میں ہر ایک کے انکار پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگیں گے۔

(صحیح بخاری)

پھر میں نے والد محترم کو ایک اور حدیث سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی نعمتوں کا بانٹنے والا میں ہوں اللہ عطا کرتا ہے اور میں بانٹتا ہوں بخاری شریف کی یہ حدیث سنانے کے بعد میں نے والد گرامی سے عرض کیا کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا احادیث شریف سے ثابت ہے لیکن آپ بتائیں کہ اس کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے تو والد گرامی نے تمام آیاتِ کریمہ مجھ کو سنائیں جس میں سے میں ایک آیت آپ کے روبرو کررہا ہوں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ والَّذِیْنَ اٰمَنُوالَّزِیْنَ ا وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکوٰۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ. بیشک اللہ تمہارا مددگار ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم رکھتے ہیں زکاۃ دیتے ہیں اور ہر حال میں اللہ کے آگے جھکتے ہیں۔

نبی کو افضل البشر ماننا

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ.

تحقیق کہ تم میں آیا اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

معزز ومکرم! میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا گیا اس آیت کریمہ میں لفظ نور سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا تھا نور سے مراد میں اور میرے گھر والے ہیں تو اب آپ ہی بتایئے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر کیوں نہ مانیں میرے نبی کو معراج ہوئی جبرائیل امین سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے اور فرمایا کہ یہاں سے آگے اگر میں گیا تو میرے پر جل جائیں گے تو اب آپ ہی غور کیجئے اور بتایئے کہ آخر ہم اپنے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر کیسے نہ مانیں۔ اس دنیا میں واحد میرے نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے نوری بشر ہیں نورے مجسم ہیں جن کے بارے میں قبر میں فرشتے سوال کریں گے کہ اے انسان بتا کہ تو دینا میں ان کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا میرے نبی ایک ایسے نوری بشر ہیں جو بیک وقت ہر روز لاکھوں قبروں میں جلوہ افروز ہوتے ہیں تو آخر ہم اپنے نبی کو کیسے افضل البشر نہ مانیں۔

میرے رب نے فرمایا

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور بیشک آپ کی تو سب سے اعلیٰ تخلیق کی گئی جو بڑی بزرگی والی ہے (مثلاً آدم اور ان کی ذریت کی مٹی سے تخلیق کی گئی اور آپ کی میرے نور سے)۔

دست قدرت کی تخلیق اول
آئی دنیا میں ہوکر مشکل
ہم مؤخر کہیں یا مقدم
آ گئے تاجدار دو عالم

(علامہ ادیب مکن پوری)

انبیاء اور اولیاء کو زندہ جاوید ماننا

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مردہ ہیں بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔

(۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر میں زندہ ہیں اس لئے انہوں نے اپنے وصال

سے قبل یہ وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ حضور کے حجرہ مبارک کے سامنے رکھ دینا اور اجازت طلب کرنا اگر دروازہ کھل جائے اور اجازت مل جائے تو مجھے حجرہ مبارک کے اندر دفن کرنا ورنہ عام قبرستان میں ۔ چنانچہ جب آپ کا جنازہ روضہ اقدس کے سامنے رکھا گیا تو دروازہ کھل گیا اور روضۂ اقدس سے آواز آئی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ۔

(تفسیر کبیر، جلد،۵،ص:۶۵۸ ،خصائص الکبریٰ جلد،۲،ص:۲۸۲)

خاتم النبیین سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد بیت المقدس میں ہوئی جہاں تمام انبیاء کو پہلے سے ہی جمع کیا گیا تھا سرکار دو عالم کو دیکھ کر سب نے خوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ کو امامت کے لئے آگے ہونے کے لئے کہا اور پھر جبرئیل امین علیہ السلام نے سرور کائنات کا دست مبارک پکڑ کر آپ کو آگے بڑھا دیا اور آپ نے تمام انبیاء کی امامت فرمائی

(سنن نسائی ۔ کتاب نمبر:۵، کتاب الصلوۃ، باب فرائض صلوۃ جلد:۱ص: ۸۱ حدیث نمبر:۴۴۸) امام طبرانی المعجم الاوسط جلد:۳،ص:۱۶۰، حدیث نمبر:۳۸۷۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اس حجرہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے یوں ہی ننگے سر آجاتی تھی ایک قبر میرے شوہر کی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسری قبر میرے والد کی ہے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور

جب سے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن کیئے گئے ہیں تو میں جب کبھی بھی آتی ہوں تو شرم وحیا کی وجہ سے خوب چادر لپیٹ کر آتی ہوں۔

(مشکوۃ شریف، ص:۱۵۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بیٹھا کر کہتے ہیں کہ تو اس شخص یعنی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق کیا کہا کرتا تھا اگر وہ مومن ہو تو کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(صحیح بخاری ص:۴۶۱_۴۴۸)

(کتاب الجنائز، حدیث نمبر:۱۲۳۳، صحیح مسلم، سنن نسائی وغیرہ)

غوث اعظم و مدار اعظم

آیئے اب ایک اور فتنہ اور اس کی حقیقت سے روبرو کرواتا ہوں ناموس رسالت کے وفادار بھائیو! اکثر و بیشتر سننے کو ملتا ہے کہ جب بریلویت کے تشدد پسند علماء اہل مکن پور کو کسی بھی طرح سے زیر کرنے میں ناکام رہ جاتے ہیں تو وہ ایک من گھڑت کہانی بیان کرتے نظر آتے ہیں کہ اہل مکن پور کے لوگ غوث اعظم کو نہیں مانتے غوث اعظم کو برا بھلا کہتے ہیں تو آیئے اس

مسئلہ پر لمبی بحث نہ کرتے ہوئے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مکن پور شریف کے سادات کرام غوث اعظم کو برا کہتے یا برا جانتے تو کبھی ان کی شان میں قصیدے نہ لکھتے۔ مکن پور شریف کے مشہور و معروف شاعر الحاج قاری سید محضر علی سجادہ نشین آستانۂ عالیہ مداریہ مکن پور شریف فرماتے ہیں:

زمیں غوث اعظم زماں غوث اعظم
پکارے ہے سارا جہاں غوث اعظم

صدا جس نے دی ہے جہاں غوث اعظم
ہیں پہنچے مدد کو وہاں غوث اعظم

ہو کیا تیرا رتبہ بیاں غوث اعظم
ولایت کے ہو آسماں غوث اعظم

یہ سب ان کی بندہ نوازی ہے ورنہ
کہاں مجھ سا عاصی کہاں غوث اعظم

جھکا دوں نہ کیوں میں جبینِ عقیدت
ملے جو تیرا آستاں غوث اعظم

جو راز حریم الٰہی ہے محضر
ہیں اس راز کے رازداں غوث اعظم

غوث پاک کے حوالہ سے میرے تمام وہ کلام جن میں ان کا ذکر موجود ہے آپ کو میری نعت و منقبت کی کتاب وقارِ نور میں مل جائیں گے۔

میرے بھائیوں یاد رکھئے ! یہ وہی غوث اعظم ہیں جنہوں نے اپنی بہن بی بی نصیبہ سے فرمایا تھا کہ ان کی اولاد کے لئے مدار العالمین دعا کریں گے اور مدار پاک کی دعا کے سبب بی بی نصیبہ کو دو بیٹوں کی نعمت سے اللہ تعالیٰ نے مالا مال کر دیا سوچئے کہ آخر کتنی محبت ہوگی مدار العالمین اور غوث اعظم جیلانی کے درمیان تو لہٰذا کون بڑا کون چھوٹا اس فیصلے سے باز ہی رہا جائے تو بہتر ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ مکن پور شریف کے سادات کسی ولی کی شان میں کوئی بے حرمتی نہیں کرتے اور آیئے اب بات کرتے ہیں ہندوستان کے راجا کہے جانے والے خواجہ غریب نواز کی جن کو الہام ہوا کہ بدیع الدین احمد قطب المدار اجمیر کی کوکلا پہاڑی پر تشریف فرما ہیں تو آپ جلد از جلد مدار پاک سے ملاقات کے لئے کوکلا پہاڑی پر آپہنچے اور دونوں ولی اللہ تین دن تک بنا کھائے پیئے بنا بات چیت کئے ایک دوسرے کے سامنے یوں ہی بیٹھے رہے سوائے عبادت کے دونوں نے کسی اور کام کو انجام نہ دیا اس طرح جب سنی حضرات مدار العالمین غوث اعظم و خواجہ غریب نواز کی واشرف سمنانی اور تمام وہ اولیاء اللہ جن کی رگوں میں خون رسول پاک کی روانی ہے ان کی کرامت کے قصے عوام کو سناتے ہیں تو لوگ طرح طرح کے فتوے لگاتے ہیں اور کہتے ہیں معاذ اللہ کہ انہوں نے اولیاء کو نبی اور خدا سمجھ رکھا ہے جب کہ ہم سنیوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ کی دعا سے اللہ مردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہے ۔ اور اولیاء اللہ جو بھی کرتے ہیں اللہ کی عطا سے

کرتے ہیں یا کچھ اولیاء اللہ ایسے بھی ہیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حیات وموت کے بھی اختیار سے نوازا ہے۔

میرے عزیزو! غوث اعظم وخواجہ غریب نواز اور مدار العالمین مخدوم اشرف سمنانی جیسے سادات کرام کے مرتبہ پر حیران ہونے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی شک میں مبتلا ہونے کی ضرورت ہے کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ شاید انہیں میں سے کوئی ایک ہستی ایسی ہو کہ جس کی نسل پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت امام مہندی کی ولادت کا معاملہ رکھا ہو اور اسی لئے یہ بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ جب امام مہندی علیہ السلام کو اللہ نے خاتم المجد دین بنا کر بھیجا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام بنا کر بھیجا ہے تو بلا شبہ امام مہندی علیہ السلام کے اجداد پر شک کی گنجائش ہی نہیں بچتی ہے کہ وہ کتنے عظیم مرتبہ پر فائز ہوں گے۔ اب ہوسکتا ہے کہ آپ سوچیں کہ امام مہندی علیہ السلام عربی ہوں گے ان کا ظہور عرب میں ہوگا تو بیشک مجھے اس بات سے انکار نہیں لیکن یہ ایک لمبی بحث ہے جس سے اس کتاب کو میں علاحدہ ہی رکھنا چاہتا ہوں اور الحمد للہ میرے پاس اس حوالہ سے تمام روایت موجود ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ ان کا ظہور مکہ میں ہوگا اور وہ مشرق سے مکہ مکرمہ پہنچیں گے اور اس حوالہ سے بھی احادیث موجود ہیں کہ ان کا ظہور مشرق میں ہوگا۔

اس حوالہ سے ایک روایت فتاویٰ حدیثیہ میں ص: ۵۳۰ پر تحریر ہے

جس میں صاف بتایا گیا ہے کہ ان کا ظہور مشرق کی جانب ہوگا اور ان کی بیعت مکہ معظّمہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کی جائے گی۔

لغات سروری میں ہے کہ آپ خیرواں نامی قصبہ سے ظہور فرمائیں گے۔ لہٰذا اس بحث کو یہیں ملتوی کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ مدار العالمین وغوث اعظم کے مراتب پر اب آپ حیران اور پریشان نہ ہوں گے۔

میرے عزیزو! کچھ شر پسند علماء چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ چاہیں اس طرح دین کو چلایا جائے جس طرح وہ چاہیں اس طرح دین میں تبدیلیاں کی جائیں وہ جس کو کافر لکھ دیں اس کو کافر مان لیا جائے وہ جس کو فاسق کہہ دیں اس کو فاسق مان لیا جائے وہ جس چیز کو حرام بتادیں وہ حرام ہو جائے وہ جسے جائز قرار دیں وہ جائز کہلائی جائے۔ میرے عزیزو! یہ عجیب لوگ ہیں عجیب فکر رکھتے ہیں عجیب دین سکھاتے ہیں ان میں سے کوئی خود کو سنیت کا ٹھیکیدار سمجھ بیٹھا ہے تو کوئی خود کو دین کا ٹھیکیدار؛ لیکن یاد رکھنا چاہئے سنیت کو پھیلانے والے تمام بزرگ تمام سنیوں کی آنکھوں کے تارے ہیں سنیت کو بچانے میں تمام خانقاہوں کا ہاتھ ہے۔

عزیز ملت اسلامیہ! آپ بھی اپنی نظروں سے دیکھتے ہوں گے کانوں سے سنتے ہوں گے کہ جیسے ہی ماہ محرم آتا ہے تو فتنہ گروں کے لبوں پر طرح طرح کے سوال ہوا کرتے ہیں فتوے جاری ہونے لگتے ہیں انگشت

نمائی کی جانے لگتی ہے سوال اٹھائے جاتے ہیں کوئی تعزیہ کو حرام کہتا ہے کوئی عَلَم کو اور کوئی غم حسین منانے کو حرام بتاتا نظر آتا ہے لیکن آج میں ان فتنہ گروں سے کہنا چاہتا ہوں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ دین رسالت کسی ایک مخصوص فرد کے لئے نہیں ہے کسی ایک جماعت کے لئے نہیں ہے کسی ایک فرقہ کے لئے نہیں ہے کسی ایک فکر کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ دین ہر انسان کے لئے ہے، ہر مسلمان کے لئے ہے، ہر پڑھے و بے پڑھے سمجھدار نا سمجھ کے لئے ہے، ہر کسی کو حق ہے دین رسالت کی فکر کا ہر کسی کو حق ہے اپنے سوال پوچھنے کا ہر کسی کو حق ہے اپنے جواب دینے کا ہر کسی کو حق ہے دلائل پیش کرنے کا ہر کسی کو حق حاصل ہے دین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر غور و فکر کر کے اپنی بات کہنے کا۔

تو اب آپ ہی بتائیں کہ میں کیوں نہ کہوں اپنی بات کیوں نہ کروں اپنے سوال کیوں پیش نہ کروں اپنے دلائل۔ میرے عزیزو! دلیل تو سب ہی پیش کرتے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ کس کی دلیل اہل سنت کی حمایت کرتی ہے اور کس کی دلیل وہابیت کی حمایت کرتی نظر آتی ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں اقوال مختلفہ کی بھرمار ہے ہر شخص دلیل پیش ہی کر دیتا ہے مگر ہمیں تو اہل سنت کے متعلق اور اہل سنت کی حمایت میں دلیل مطلوب ہے جس سے تمام اہل سنت کی عظمت محفوظ ہو۔

معزز و مکرم! تعزیہ، علم اور غم حسین منانے کو جائز بتانے والی تمام

کتابیں دو کانوں پر میسر ہو ہی جائیں گی لیکن آج ہم بات کریں گے محرم کے عظیم فتنہ کی یعنی ڈھول کی یہ وہ فتنہ ہے جس سے سنیت کا بڑا نقصان ہوتا ہے ۔کہا جاتا ہے کہ اکثر وہابی لوگوں کو ڈھول کو غلط ثابت کر کے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں یہ وہی ڈھول ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ حرام ہے یہ وہی ڈھول ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ دفالیوں کا کام ہے کربلا میں یزیدیوں نے بجائی تھی ۔ سیدوں کو نہیں بجانی چاہئے تو کوئی کہتا ہے کہ ڈھول بجانے میں اتنا ہی ثواب ہے تو آخر یہ مولوی ڈھول بجا کر خود ہی ثواب کیوں نہیں لوٹ لیتے ۔

معزز ملت اسلامیہ! تو آیئے اب اس کی حقیقت سے روشناس کراتا ہوں پہلے تو آپ کو یہ جاننا ہوگا کہ آخر ڈھول بجانا جائز ہے یا حرام؟ تو اس حوالہ سے ایک حدیث پاک سے آپ کو روبرو کرواتا ہوں ۔ مسند احمد کی حدیث نمبر: ۳۶۹۶ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حق تحریر ہے:

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام فرمایا شراب، جوا اور فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

میرے عزیزو! اس حدیث کے تحت بتایا جاتا ہے کہ ڈھول حرام ہے لیکن حدیث میں استعمال لفظ کوبہ پر اختلاف پایا جاتا ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب انہوں نے علی بن بزیمہ سے کوبہ کی وضاحت پوچھی تو انہوں نے بتایا کوبہ سے مراد ڈھول ہے لیکن یاد رکھئے رسول اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی ہے اور تمام علماء کی یہ تحقیق ہے کہ کسی بھی لغت میں کوبہ کے معنی ڈھول کے نہیں ہیں اور جب میں نے عرب کے تمام ممالک میں اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ کہیں پر بھی ڈھول کو کوبہ نہیں کہا جاتا اور عرب میں ڈھول کا کوئی مخصوص نام نہیں ہے بلکہ عرب ملکوں میں عربی زبان میں ڈھول کو اطبل طبل یا طبلہ کہا جاتا ہے خواہ وہ ایک طرف سے بجانے والی ڈھول ہو یا دونوں طرف سے بجانے والی اسی لئے شاید تمام علما کا کہنا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ سننے والے نے صحیح نہ سنا ہو کیونکہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے بجانے والے تمام آلات (سامان) حرام اور ممنوع فرمائے ہیں وہاں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں کے ساتھ دف بجانے کی اجازت بھی دی ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث نمبر: ۸۶ کتاب النکاح سے معلوم ہوتا ہے اور ہم کو یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو سرزمین قبا پر آپ کا دھوم دھام سے استقبال کیا گیا اسی سرزمین پر اسلام کی پہلی مسجد مسجد قبا بنائی گئی جو آج بھی قائم ودائم ہے۔

یاد رکھئے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا پہنچے تو لوگوں نے خوشی میں دف کے ساتھ نعت پڑھی اور اس خوشی کے موقع پر رباب اور چنگ جیسے باجے بجا کر آپ کا استقبال کیا گیا تو اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ جب میرے نبی دف بجانے کی اجازت دیں اور جب میرے نبی کے عاشق

میرے نبی کے لئے دف بجائیں تو یہ شر پسند علماء دف بجانے کو ثواب قرار دے دیتے ہیں اور جب میرے حسین کے عاشق حسین کی جیت کے لئے ڈھول بجا کر اعلان کریں تو عوام سے ڈھول کا معیار پوچھا جائے تو بھلا عاشق حسین آپ کو کیوں نہ دشمن حسین سمجھے کیوں نہ آپ کو یزیدیت کے القاب سے رجوع کریں۔

میرے عزیزو! ہوسکتا ہے کہ اب آپ سوچیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دف کی اجازت دی ہے نہ کہ ڈھول کی تو آیئے حدیث نبوی سنئے اور اپنے قلب مضطر کو تسلی بخشئے۔

عن عبداللّٰہ بن ابی عبداللّٰہ بن حبار الابن الاسود عن ابیہ عن جدہ انہ زوج بنت لہ وکان عندھم کبرُ غرابیل فخرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسمع صوتا فقال ما ھذا فقیل زوج حبار ابنتہ فقال النبی اشید والنکاح اشیدوالنکاح ھذا نکاح لا صفح قال قلت فماالکبر قال الطبل الکبیر و غرابیلس الصنوج .

ترجمہ: عبداللہ بن ابی عبداللہ بن حبار بن اسود رضی اللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ان کے پاس ایک ڈھول اور دف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے؟

آپ کو بتایا گیا کہ حبار رضی اللہ عنہ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اعلان کرو نکاح کا اعلان کرو یہ نکاح ہے زنا نہیں میں نے کہا الکبر (ڈھول) کیا ہے انہوں نے کہا بڑی ڈھول اور جھانجھ (دف وغیرہ)

(سلسلۃ الحدیثیہ صحیحین ص:۱۹۰۶)

تو اب آپ ہی بتائیے کہ ڈھول بجانا صرف دفالیوں کا کام ہے یا عاشقوں کا اور صحابہ کا کام ہے۔

میرے عزیزو! اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کے لئے ڈھول وغیرہ بجانے کی اجازت دیدی ہے اسی لئے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے آستانۂ عالیہ پر یکم رجب کو عرس کا اعلان بھی بذریعہ ڈھول تاشا کیا جاتا ہے۔ تقریباً ۸۰۰ سال سے یہ سلسلہ یوں ہی چلا آرہا ہے اسی طرح صابر پاک کلیری شریف کے آستانہ پر بھی اعلان عرس ڈھول تاشہ کے ساتھ ہی ہوتا رہا ہے اسی طرح تمام خانقاہوں کا یہی نظام آج بھی قائم دائم ہے یاد رکھئے کہ پہلے کے زمانہ میں لاؤڈ اسپیکر جیسے باجے ایجاد نہیں ہوئے تھے اس وقت صرف ڈھول تاشے اور دفوں کے ذریعہ ہی اعلان کیا جاتا تھا وہی سلسلہ آج بھی جاری ہے کہیں تعزیہ کے آنے کا اعلان بذریعہ ڈھول کیا جاتا ہے تو کہیں جلوس علم کا تو کہیں عاشقان حسین، حسین کی جیت کا اعلان بذریعہ ڈھول کرتے نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں۔

حسین سر کو کٹا کر کے جنگ جیت گئے
بجا کے ڈھول یہ اعلان چارسو کردو
حرام دف کو وتاشوں کو جو بتاتے ہیں
انہیں قبا کے صحابہ کے روبرو کرادو

(سید غازی وقار)

اور کوئی کہتا نظر آتا ہے ۔

یزیدیوں کو لگا تھا وہ جنگ جیت گئے
اسی خوشی میں بجائی گئی تھی ریت کی ڈھول
مجھے یقین ہے ہارا یزید جیتے حسین
میں پھر بجاؤں نہ کیسے بھلا یہ جیت کی ڈھول

(سید غازی وقار)

اسی طرح جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی جیت کے اعلان پر فتوؤں کی بوچھار ہوتی ہے تو عاشقان حسینی علی الاعلان کہتے نظر آتے ہیں ۔

دکھاؤ مجھ کو وہ آیت جہاں حرام ہے ڈھول
ہے ذکر باجے کا قرآں میں توڑ دو باجے
ہٹاؤ ٹی وی موبائل بھی پھینک دو اپنا
نہیں ہے دم تو پھر ایماں میں جوڑ دو باجے

(سید غازی وقار)

اسی طرح جب کسی سید کو عاشق حسین کے بجائے دفالی کہہ کر اپنی جہالت کا اظہار کیا جاتا ہے تو وہ سید کہتا نظر آتا ہے ؎

جب اپنے جیت جائیں تو خوشی اپنوں کو ہوتی ہے
جو ہوں گے غیر وہ تو بس یوں ہی فتوے لگائیں گے
خوشی میں ڈھول بھی ہم ہی بجائیں گے ہیں گھر والے
ہم ہی شبیر کے غم میں سدا آنسو بہائیں گے

کتنی ڈھول بجانی چاہئے کتنی دیر تک بجانی چاہئے کس جگہ پر بجانی چاہئے ان سب کی حد احادیث میں ہم کو نہیں دکھائی پڑی۔

اب آخر میں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ڈھول بجانے میں اگر اتنا ہی ثواب ہے تو آخر یہ مولوی ڈھول بجا کر خود یہ ثواب کیوں نہیں لوٹ لیتے تو بتائیں وہ مجھ کو، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر کسی بیوہ سے شادی کرنے میں زیادہ ثواب ہے تو آپ کسی بیوہ سے شادی کر کے خود بھی زیادہ ثواب کیوں نہیں لوٹ لیتے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم زندہ و جاوید کا غم نہیں کرتے تو ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کی زندگی میں ہی حسین کا غم کیا ہے اور ہم لوگ جو روتے ہیں اور غم مناتے ہیں تو وہ اس لئے نہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ نے دنیا سے پردہ کر لیا بلکہ ان پر ہوئے ظلم و جبر کو یاد کر کے عاشقوں کی آنکھوں سے اشک آجاتے ہیں اور فرمانے نبی ہے کہ ان کی محبت میں اگر کسی کا ایک اشک گر جائے تو اس پر جنت واجب ہو جایا کرتی ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں محرم میں نوحہ پڑھ کر غم نہ مناؤ تو کچھ کہتے ہیں ڈھول بجا کر خوشی نہ مناؤ۔ تو سنئے دونوں طرح کے لوگوں غم حسین تو میرے نبی نے منایا تو اس لئے غم حسین منانا سنت رسول ہے اور جو یہ کہتے ہیں کہ خوشی نا مناؤ آخر تم خوشی کیوں مناتے ہو حسین شہید ہو گئے اور تم ڈھول بجا کر خوشی منا رہے ہو تو سنوا ے سننے والو! حسینؓ اس لئے شہید کر دئے گئے کہ انہوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔ اور انہوں نے بیعت سے کیوں انکار کیا اس لئے کیا کہ اگر وہ یزید کی بیعت کر لیتے تو آج ہم تک جو دین پہنچا ہے وہ اس طرح کا نہ ہوتا یزید شریعت میں شراب کو حلال کر دیتا ریشم کو جائز کر دیتا گانا اور تمام بدکاریاں شریعت میں نافذ کر دی جاتیں اسی لئے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسین کو دین کی بقا کہا ہے۔ اور یاد رکھئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جو کہا تھا وہ پورا ہو گیا یزید کے منصوبے کامیاب نہ ہو سکے اس بات کی خوشی ہے یزید مر گیا اس بات کی خوشی ہے یزید مٹ گیا اس بات کی خوشی ہے یزید ہار گیا اس بات کی خوشی ہے حسین جیت گئے اس بات کی خوشی ہے آج دنیا میں ہر طرف حسین حسین کے نعرے کی صدائیں ہیں اس بات کی خوشی ہے۔ میرے حسین نے سر کٹا دیا مگر باطل کے سامنے سر نہ جھکایا حسین اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور یزید ہار گیا۔

اسلام کی شریعت کو بدل پایا نہ ظالم
اعلانیہ یوں ڈھول بجانے کی خوشی ہے

عزیزو! عموماً دنیا کا یہ قاعدہ ہے جہاں مجمع کی کثرت ہو وہاں حق سمجھ لیا جاتا

ہے اکثر و بیشتر اس مرحلہ کو لوگ جماعت کی کرامات ہے کہہ کر تعبیر کرتے ہیں آج کل کچھ نا سمجھ لوگ بڑی جماعتوں کی تعداد دیکھ کر ان سے رجوع ہو جاتے ہیں۔لیکن افسوس صد افسوس امت کے اعمال پر اور انجام پر کہ یہ لوگ کیسے بھول جاتے ہیں کہ ایک طرف ۷۲ ہزار کا مجمع تھا اور ایک طرف صرف ۷۲ تھے یہ لوگ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ۷۲ ہزار کی جماعت والے لوگ بھی نمازی تھے کلمہ گو تھے مگر حق ۷۲ کی طرف تھا اللہ ۷۲ کے ساتھ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی ۷۲ کے ساتھ تھی بس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب کو حق جاننے پہچاننے کی سمجھ عطا کرے اور قبر اور حشر کے عذاب سے محفوظ رکھے اور عالم اسلام میں سنیت کا بول بالا ہو اور جھوٹ کا خاتمہ ہو۔

میرے عزیزو! آج جس دور میں ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ دور کوئی معمولی دور نہیں ہے بلکہ یہ دور نفرتوں کا دور ہے، یہ دور عداوتوں کا دور ہے، یہ دور حسد کا دور ہے، یہ دور بغض و کینہ کا دور ہے، یہ دور فتوؤں کا دور ہے، یہ دور ہر وقت پریشانیوں میں مبتلا رہنے کا دور ہے، یہ دور اندھیروں اور رسوائیوں کا دور ہے۔آج ہم اپنی نگاہیں جدھر کرتے ہیں ادھر ہمیں فرقہ واریت میں الجھی ہوئی دنیا دکھائی دیتی ہے، آج ہم اپنی نگاہیں جدھر کرتے ہیں ادھر جھوٹ، مکر و فریب سے لبریز ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دینے والی عوام نظر آتی ہے اگر کوئی اہل بیت کا ذکر کرے تو اس کو شیعہ کہہ دیا جاتا ہے اگر کوئی پانچ وقت کا نمازی بن جائے تو اس کو وہابی بتا دیا جاتا ہے اگر کوئی شخص اپنے نبی کی سنتوں پر عمل کرنے لگے تو اس کو اہل حدیث کہہ دیا جاتا ہے۔

آج ہم کو ضرورت ہے ان فرقہ واریت سے بچنے کی آپس میں بھائی چارہ کی آج ضرورت ہے اپنے بچوں کو علم دین کے ساتھ ساتھ علم دنیا بھی سکھانے کی آج ہم کو ضرورت ہے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی۔

امت مسلمہ کے تمام ساتھیوں ! امید کرتا ہوں کہ اس کتاب کو لکھنے میں کوئی کمی بیشی نہ رہی ہوگی اور آپ تمامی حضرات حق و باطل سے کچھ حد تک تو واقف ہو گئے ہوں گے۔ چلئے اب ان آخری اشعار کے ساتھ آپ سے وداع لیتا ہوں۔

حاجت نہیں ہے مجھ کو کسی تاجدار کی
میرے لئے بہت ہے غلامی مدار کی

(سید محضر علی)

آپ کے چلے بتاتے ہیں ہمیں بعد حسین
آپ ہی دیں کی بقا ہیں اے مدارالعالمیں

(سید غازی وقار)

مداری صرف آل مصطفےٰ کا صدقہ کھاتے ہیں
وہ ہیں بد بخت جو ہر ایک کا صدقہ لے کے بیٹھے ہیں

(سید غازی وقار)

• • •

Downloaded By Madaarimedia.Com

AL-MADAR OFFSET, KANPUR MOB. : 8795601301